خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
۱۳- فروری ۱۹۹۵ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر ۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۷ سوموار - ۱۲ رمضان - ۱۴۱۵ھ '۱۳- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۱۳- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے

دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے، جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرتے ہوئے مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے تب اس مردفانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس میں شک نہیں کہ دعاؤں کی قبولیت پر ہمارا ایمان ہے 'اور اللہ تعالیٰ نے ان کے قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے مگر دعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے اور پھر حقوق کے لحاظ سے دعا کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا حق سب پر غالب ہے اس وقت دنیا میں شرک پھیلا ہوا ہے اور ایک عاجز انسان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے۔ اس لئے فطرتی طور پر ہماری توجہ اس طرف غالب ہو رہی ہے کہ دنیا کو اس شرک سے نجات ملے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم ہو اس کے سوا دوسری طرف ہم توجہ کر ہی نہیں سکتے اور یہ بات ہمارے مقاصد اور کام سے دور ہے کہ اس کو چھوڑ کر دوسری طرف توجہ کریں بلکہ اس میں ایک قسم کی معصیت کا خطرہ ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۰۳)

خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی توفیق مانگو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"انسان کے لئے ایک کھلا اور صاف رستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے۔ اور وہ رستہ ایسا ہے کہ جس پر چل کر انسان بلا روک ٹوک بلا خدشہ۔ بلا کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے بلا ناامیدی کے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس تک پہنچنا انسان کی پیدائش کا مقصد ہے 'لیکن اگر اسے کوئی دقت پیش آتی ہے۔ اگر کسی مشکل سے سامنا ہوتا ہے تو وہ اس کے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے ناکامی اس لئے نہیں ہوتی کہ خدا نے اسے رستہ غلط بتایا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ خود غلط رستہ پر چلتا ہے وہ نامراد اس لئے نہیں رہتا کہ اس کے لئے عمدہ تدبیر نہیں۔ تدبیر تو ہے مگر وہ غلط تدبیر اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دکھ میں اس لئے نہیں پڑتا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ علاج ہے۔ لیکن وہ غلط علاج شروع کر دیتا ہے۔

اگر صحیح طریق اختیار کیا جائے تو کبھی ناامیدی نہیں ہو سکتی۔ پس کامیاب ہونے کے لئے صحیح راستہ کی تلاش کی جائے اور وہ صحیح راستہ سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہی انسان گر جائے نہیں مل سکتا۔ کہتے ہیں دعا مفید چیز ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ واقعی دعا نہایت ہی عمدہ اور مفید چیز ہے مگر بعض دفعہ دعا کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ انسان بارہا سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی سہارا نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان مشکلات سے گزر جائے۔ مگر اس کو کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ وہ جانتا ہے کہ دعا ایک کارگر چیز ہے مگر سستی اسے ادھر متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ پس دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے جب انسان خدا کے حضور گر پڑے۔ تو اس کو دعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ جب دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے تو جب وہ دعا کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ تو اس مقصد کے لئے کیوں دعا نہیں کر سکتا۔ جو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے لئے ذرائع ہوتے ہیں۔ دعا کے لئے جوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جوش پیدا کرنے کے لئے زبان ہلانے کی ضرورت ہے جب انسان اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے اور یہی بات ہے جس کو (-) میں ادا کیا گیا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جب انسان اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے تو خدا کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور اسے درد اور اضطراب کے ساتھ

باقی صفحہ ۷ پر

ڈاکٹر عبد السلام خورشید صاحب کا انتقال

شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی کے ۲۸ سال تک سربراہ رہنے والے اور مولانا عبد المجید سالک کے فرزند محترم ڈاکٹر عبد السلام خورشید صاحب گذشتہ روز انتقال فرما گئے۔ وہ پاکستان میں صحافت کے موضوع پر لکھی گئی اولین اردو کتب کے مصنف تھے۔ فن صحافت اور صحافت پاک و ہند میں ان کی دو اہم ترین بنیادی کتب ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کئی کتب کے مصنف تھے۔ آپ کئی اخبارات و رسائل میں سالہا سال کالم نگاری بھی کرتے رہے۔ نہایت معتدل اور متوازن مزاج کے مالک تھے۔ علم سے گہری وابستگی آپ کی ذات کا نمایاں ترین حصہ تھی۔

جماعت احمدیہ پاکستان کا اعزاز

○ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے ۶- جنوری ۹۵ء کو وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے مالی قربانیوں میں احمدی جماعتوں کی عالمی دوڑ کے ضمن میں فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی کی ہے"۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جماعت احمدیہ پاکستان کو مبارک کرے اور اس اعزاز کو آئندہ بھی سنبھالے رکھنے کی توفیق عطا کرے۔

زعماء کرام سے گذارش ہے کہ نئے سال کے آغاز کے ساتھ ہی اگلے سال کے معیاری وعدہ جات کے مجموعی کوائف سے جلد از جلد مرکز کو آگاہ کریں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۱۳- فروری ۱۹۹۵ء

اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے- اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی- ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں- وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک- اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں- اس کی ہر حرکت و سکون اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے- میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں- اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے- یقیناً یاد رکھو پوست کام نہیں آتا بلکہ مغز کی ضرورت ہے-"

اس ارشاد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے محبت کا مرکزی نکتہ یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ محبت ذاتی ہونی چاہئے- اسی لئے بہت بڑے بڑے بزرگوں نے کہا ہے کہ نہ جنت کی خواہش میں نیک اعمال کئے جاتے ہیں نہ دوزخ کے ڈر سے برے اعمال سے گریز ہوتا ہے- جو کچھ کیا جاتا ہے اور جو کچھ کیا جانا چاہئے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت کی وجہ سے ہو تو بہتر ہے- اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں نہ جنت کی خواہش ہے نہ دوزخ کا ڈر ہے- اللہ تعالیٰ جنت میں ڈال دے تو ہم خوش اور وہ دوزخ میں ڈال دے تو بھی ہم خوش- ہمیں دراصل اللہ تعالیٰ کی خوشی درکار ہے- وہ جو چاہے کرے ہم اس کی رضا پر راضی ہیں-

اگرچہ یہ بات کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص نیک کام بھی کرے' خدا تعالیٰ سے محبت بھی رکھے اور ایسا وہ نہایت خلوص کے ساتھ کرے' تو پھر بھی خدا تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دے گا- اس بات کا ہرگز امکان نہیں- اچھی بات کی اچھی جزا' اور بری بات کی اپنی جگہ پر سزا- یہ قانون قدرت ہے- اور یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے- اگر کوئی اچھے کاموں کی وجہ سے سزا پاتا ہے تو اس کی یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ اس کے کام ریاکاری کا نتیجہ تھے- یا اگر اسے سزا دی جاتی ہے- تو وہ نیک کاموں کی سزا نہیں بلکہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ اس کے بڑھاوے کے لئے ہے- اس کو پہلے سے زیادہ بہتر بنانے کے لئے ہے پس نیک کام کئے جائیں- نیک کاموں کی خواہش رکھی جائے- برے کاموں سے گریز کیا جائے اور برے کاموں کے پاس بھی جانے کی کبھی خواہش پیدا نہ ہو- اور یہ سب کچھ خلوص سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے انسان سے راضی ہو جاتا ہے اور اسے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ دیتا ہے-

ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ ہی کی رضا کو مدّ نظر رکھتے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں اسی کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں- ان کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں- جس طرح پھول کی خوشبو پھیلتی ہے اسی طرح ان کی برکت بھی پھیلتی ہے- وہ جس گھر میں ہوں' حضرت صاحب فرماتے ہیں' وہ گھر مبارک' اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک اور اس برکت کا اظہار یوں ہوتا ہے کہ اس سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں- نہ صرف وہ خود حفاظت میں آجاتے ہیں بلکہ ان کے اردگرد کے لوگ بھی حفاظت میں آجاتے ہیں اور اپنے آپ کو بہتر زندگی بسر کرتے ہوئے محسوس کرتے ہیں حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق ایسے لوگوں کے در و دیوار پر خدا کی برکت و رحمت نازل ہوتی ہے- حضرت صاحب کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور حضرت صاحب کی جماعت کے شامل احباب کو ایسے ہی ہونا چاہئے-

آبرو مندی میں تیری بات کا بھی دخل ہے
اور تیرا کام بھی اس راہ میں ہے سازگار
جو ادب' آداب کا ہر وقت رکھتا ہے خیال
اس کا بیڑا تو تھپیڑوں میں بھی ہو جاتا ہے پار

ابو الاقبال

○

دریا کی اُلٹ سمت میرے تیرنے والے
جا تجھ کو خداوند کے کرتا ہوں حوالے

جو دیکھتا رہتا ہے مجھے مَیلی نظر سے
مولا! میرے اس دوست کی آنکھوں کو بچالے

لاتی ہیں سمندر کی ہوائیں تیری آواز
مَیں گوش برآواز ہوں جو چاہے سُنالے

مَیں اپنے خیالات کے زنداں میں مقیّد
تاریکیٔ افکار کو دیتا ہوں اُجالے

لے آئے ہو تم اپنی صلیبیں میرے گھر تک
ڈالے نہ کوئی اب میرے دروازوں پہ تالے

جو بات نہ کہنی تھی وہ کہہ دی ہے سرِ عام
کیا کرتے ہیں' دیکھیں' میرے دشمن کے جیالے

اللہ کا ہے شکر کہ فُرصت نہیں مجھ کو
یوں تو ہیں میسّر کئی اخبار رسالے

اَنمٹ ہے میرا نقش سرِ ریگِ رواں بھی
ہمت ہے کسی میں تو' نسیم' اس کو مٹالے

نسیم سیفی

مرکز عطیہ خون

○ مرکز عطیہ خون ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایڈز (AIDS) جیسی خطرناک بیماری کی تشخیص کے لئے ایڈز ٹیسٹ نہایت مناسب چارجز کے ساتھ کرنے کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے- کسی مریض کے لئے یا انتقال خون سے پہلے یہ ٹیسٹ کروانا مفید ثابت ہو سکتا ہے-

خون کا عطیہ لینے سے پہلے دیگر اہم ٹیسٹ جو انتقال خون سے پہلے کئے جانے لازمی ہوتے ہیں ان کا بھی معقول انتظام ہے اور خون کو محفوظ رکھنے کی سہولت بھی موجود ہے-

مرکز عطیہ خون احاطہ بیت المھدی گولبازار ربوہ میں واقع ہے اور آج کل اس کے اوقات کار صبح 9 بجے سے 1 بجے تک اور شام 4 بجے سے 9 بجے تک مقرر کئے گئے ہیں- اس دوران ٹیلی فون پر بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے جس کا نمبر 212312 ہے-

(صدر کمیٹی مرکز عطیہ خون)

سیکرٹریان واقفین نو متوجہ ہوں

○ جن بچوں کا حوالہ نمبر A سے شروع ہوتا ہے ان کے والدین وکالت کو اطلاع دیں کہ انہوں نے بچے کو وقف کرنے کا ارادہ بچے کی پیدائش سے قبل کیا تھا یا بعد از پیدائش؟

(از وکالت وقف نو)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی تمام اشیاء انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے خطبہ فرمودہ ۱۴- اپریل ۱۹۱۶ء کے اقتباسات

اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوق جو ہماری نظروں کے سامنے ہے اور جس تک ہمارا علم پہنچ سکتا ہے اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام مخلوق میں سے ایک ہی ہستی ایسی ہے کہ جو اپنے اندر ارادہ کی قوت رکھتی ہے اور جس کے اندر اس کے استعمال کی طاقت پیدا کی گئی ہے اور وہ انسان ہے بڑے بڑے کرے جو زمین کے علاوہ آسمان پر ہیں یعنی سورج- چاند اور ستارے- پھر زمین اور اس کے اندر کی تمام اشیاء اور خاص کر حیوانات- ان تمام پر غور کر کے دیکھا جائے تو سوائے انسان کے سب کی سب ایک خاص قانون کے ماتحت چلتی ہیں اور اس سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتیں- جس رنگ کا طرز اور جس طاقت کے ساتھ خدا نے ان کو پیدا کیا تھا اس کے علاوہ نہ تو انہوں نے کسی بات میں ترقی کی ہے اور نہ ہی تنزل بے جان چیزیں تو علیحدہ رہیں حیوانات بھی ارادہ اور قدرت نہیں رکھتے اور ان میں بھی ترقی کا مادہ نہیں ہے- جس دن سے دنیا کی ابتداء ہوئی ہے- شیر غاروں میں ہی رہتے ہیں بندر درختوں کے اوپر- مچھلیاں پانی کے اندر زندگی گزار رہی ہیں اسی طرح پرندے ہوا میں اڑتے- درختوں پر گھونسلے بناتے چلے آ رہے ہیں- اس میں کبھی تغیر نہیں ہوا- نہ آدم علیہ السلام کے وقت نہ ان کے بعد اور نہ اب- بلکہ ایک ہی حالت میں چلے آ رہے ہیں- بیا ایک عمدہ گھونسلا بناتا ہے مگر ایسا ہی حضرت آدمؑ کے زمانہ میں بنایا کرتا تھا- اسی طرح فاختہ جس قسم کا آج گھونسلا بناتی ہے آج سے ہزار دو ہزار تین ہزار چار ہزار سال پہلے بھی ایسا ہی بناتی تھی-

مگر انسان کی حالت کبھی ایک حالت پر نہیں رہی- بلکہ ہر صدی میں بدلتی رہی ہے- کوئی زمانہ ایسا تھا کہ انسان بالکل ننگا رہتا تھا- پھر وہ زمانہ آیا کہ درختوں چھالوں اور پتوں سے اپنا جسم ڈھانکنے لگا- پھر جانوروں کی کھالوں کو پہننے لگا- پھر کوئی زمانہ ایسا تھا کہ درختوں کی باریک شاخوں سے پتوں میں موریاں نکال کر گھاس کے ریشے ان میں ڈال کر اپنے لئے کپڑے سینے لگا- پھر ا... وئی دریافت ہوئی اور کپڑے بنے اور سیئے جانے لگے- اس سے ترقی کرتے کرتے آج انسان اس حالت کو پہنچا ہے کہ اتنی قسم کے کپڑے تیار ہو گئے کہ کوئی گن بھی نہیں سکتا اسی طرح ایک وقت تھا کہ جبکہ انسان کچی غذائیں کھاتا تھا- پھر سورج کی گرمی سے بھون کر کھانے لگا- پھر آگ دریافت ہوئی تو اس میں ڈال کر پکانے لگا اس سے ترقی کرتے کرتے آج اس حالت کو پہنچا کہ ہزاروں قسم کے نفیس سے نفیس کھانے تیار کرنے لگا- یہی حال پینے کی چیزوں کا ہے اور یہی سوسائٹی کے تعلقات کا غرضیکہ ہر ایک وہ کام جس کا انسان سے تعلق ہے وہ جس حالت میں آج سے سو سال پہلے تھا آج اس سے بڑھ کر حالت میں ہے- اور آج سے ایک سو سال بعد اور بڑھ کر ہو گا- یہ نسل انسانی کا تغیر و تبدل ہے اسی طرح ہر انسان میں بھی تغیر ہوتا ہے- ایک وہ وقت آتا ہے کہ خوب بول سکتا ہے- پھر ایک وقت آتا ہے- جبکہ وہ کچھ پڑھ نہیں سکتا- لیکن ایک وقت آتا ہے کہ وہ بڑا عالم اور فاضل ہو جاتا ہے تو جس طرح نسل انسانی مجموعی حالت میں ترقی کرتی ہے اسی طرح ہر ایک انسان بھی ترقی کرتا ہے اور ایک ادنیٰ حالت سے لے کر عظیم الشان درجہ تک پہنچ جاتا ہے- پیدا ہونے کے وقت تمام بچوں کی ایک ہی حالت ہوتی ہے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے- کہ اے انسان تو جس وقت پیدا ہوا تھا تو رو رہا تھا اور لوگ تجھ پر ہنس رہے تھے (کسی پر ہنسنا اسی کی تحقیر کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے) اب تو ان سے بدلہ لے اور وہ اس طرح کہ ایسے اچھے اعمال کر اور لوگوں کو اتنا فائدہ پہنچا کہ جب تو مرے تو لوگ روئیں اور تو ہنسے اور خوش ہو کہ میں خدا کے پاس جا رہا ہوں- تو سب بچے روتے ہوئے ننگ دھڑنگ آ موجود ہوتے ہیں- آنحضرت ﷺ بھی اسی طرح آئے تھے اور آپ کا بدترین دشمن بھی اسی طرح آیا تھا مگر آپ نے تو ایسی ترقی کی کہ معراج کے وقت جبرائیل بھی پیچھے کھڑا رہا اور آپ سے کہا کہ آپ آگے چلے جائیں مجھ میں آگے جانے کی طاقت نہیں ہے- تو فرداً فرداً بھی انسانوں کی یہی حالت ہوتی ہے- انسانوں میں بڑی بڑی ترقیات کے مادے رکھے گئے ہیں اس لئے کوئی انسان ہر وقت ایک حالت پر قائم نہیں رہتا- اور نہ رہ سکتا ہے اور نہ کوئی قوم رہتی ہے اور نہ رہ سکتی ہے- وہ حالت جس کا نام کسی قوم کا ایک حالت میں ٹھہرنا رکھا جاتا ہے وہ اصل میں ٹھہرنا نہیں ہوتا بلکہ گرنا ہوتا ہے یعنی اس وقت اس قوم کا گرنا شروع ہو جاتا ہے- کیونکہ انسان ہر وقت ترقی یا تنزل کرتا رہتا ہے کبھی نیچے کو آتا ہے تو کبھی اوپر کو جاتا ہے- یعنی ہر وقت حرکت میں رہتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں سے کام لینا چھوڑ دیتا ہے تو نیچے گرنا شروع ہو جاتا ہے- جس طرح ایک شخص رسہ کو پکڑ کر اوپر چڑھ رہا ہو وہ جب اپنی طاقت کو کم کرے گا تو نیچے کو آنا شروع ہو جائے گا یہی حال انسانی ترقی کا ہوتا ہے-

غرض انسان اور دوسری تمام مخلوق میں یہ فرق ہے کہ انسان اپنے اندر ترقی کی اس قدر طاقتیں رکھتا ہے کہ جن کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا- جو شخص کہتا ہے کہ میں نے انسانی ترقی کا پورا پورا اندازہ کر لیا ہے وہ جھوٹا ہے اور خدا نے اس کے جھوٹ کو اس طرح ثابت کر دیا ہے کہ ایک وقت میں جن باتوں کو انسان اپنی انتہائی ترقی سمجھتے ہیں دوسرا وقت اس سے بڑھ کر ترقی دکھا دیتا ہے-(—)

انسان کے مقابلہ میں باقی جس قدر اشیاء ہیں- ان میں ترقی کا مادہ ہے ہی نہیں وہ ایک حد کے اندر محدود رہتی ہیں اور پھر وہ ارادے اور قدرت سے کوئی کام نہیں کرتیں- بلکہ مشین کے طور پر چلتی ہیں- شیر کو دیکھ لو جس رنگ میں خدا تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اسی رنگ میں اب بھی ہے- اسی طرح گدھے کو جس رنگ میں پیدا کیا تھا کہ گھاس کھائے وہ اب بھی گھاس ہی کھاتا ہے اور ویسا ہی ہے جیسے حضرت آدم کے وقت تھا اسی طرح گھوڑا ہے- اس تمام نظارہ کو دیکھ کر ہمیں ایک بات معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ انسان کے سوا اور کوئی چیز طاقت اور ارادہ نہیں رکھتی بلکہ ان میں انفعالی طاقت ہوتی ہے یعنی ایک دوسری چیز اپنا اثر ڈال کر ان میں تغیر پیدا کر دیتی ہے اور وہ انسان ہے-

اس سے پتہ لگا کہ تمام اشیاء جو زمین و آسمان میں یا ان کے درمیان ہیں وہ تمام کی تمام اسی ہستی کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہیں اور ان کی خلقت اس لئے ہوئی ہے کہ انسان ان سے نفع حاصل کرے خواہ سورج ہے یا چاند ہے یا ستارے ہیں یا جو کچھ بھی ہے وہ انسان کے نفع کے لئے پیدا کیا گیا ہے- چنانچہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے کہ ان اشیاء کو تمہارے نفع کے لئے پیدا کیا گیا ہے-(-)

پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ دنیا کی سب اشیاء انسان کے لئے اور صرف اسی ہستی کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اس کی مسخر کر دی گئی ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اتنا بڑا کارخانہ اور اس کی تمام اشیاء زمینی اور آسمانی کا پیدا کرنا اور پھر انسان میں اس قدر روحانی ترقیات کا مادہ رکھنا کہ ختم ہی نہیں ہو سکتا کیا یہ سب کچھ اسی لئے ہے کہ انسان دنیا میں کھائے پیئے اور گزر جائے کھانے پینے کے لحاظ سے تو اور جانور اس سے بہتر ہیں ایک گھوڑا اتنا کھا سکتا ہے جتنا انسان سر پر اٹھا سکتا ہے- اس کے علاوہ اور چیزیں- طاقت- قد- جسم کے لحاظ سے بھی انسان سے بہت بڑی ہیں- پھر کیا وجہ ہے کہ خدا نے انسان کے لئے ان کو مسخر کر دیا ہے-

اس میں ایک بھید ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا نے انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کا خاص خدا سے تعلق ہو- باقی جس قدر اشیاء انسان کے لئے پیدا کی ہیں وہ اس لئے نہیں کیں کہ انسان ان پر حکومت کرے اور بس- بلکہ اس لئے کہ جس قدر سامان وسیع ہو اسی قدر وسیع نتائج نکلتے ہیں- دیکھو ترکیب جس قدر زیادہ مقدار میں ہوتی ہے اسی قدر زیادہ نتیجہ پیدا کرتی ہے- دو ضرب دو چار ہوتے ہیں لیکن اگر اعداد کو دو کی بجائے چار کر دیا جائے تو چار ضرب چار سولہ ہو جائیں گے- تو جس قدر اعداد بڑھائے جائیں اسی قدر نتائج بڑے نکلتے جائیں گے- چونکہ انسان کے اعمال ہی (اس کی روحانی لڑی کے بڑھانے والے ہوتے ہیں) اس لئے جس قدر یہ زیادہ ہوں گے اسی قدر اس کی روحانیت زیادہ ہو گی- جب انسان کے متعلق بہت سی اشیاء ہوں گی تو اس کے اعمال ہوں گے تو دنیا کی تمام اشیاء اس کی ترقی کے لئے پیدا کی گئی ہیں-

پس اگر انسان ذرا بھی غور کرے تو اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ جب یہ سب اشیاء میرے لئے پیدا کی گئی ہیں تو ضرور ہے کہ میری پیدائش کی غرض وہ نہیں ہے جو ان کی ہے- بلکہ کوئی اور اعلیٰ غرض ہے- اسی بات کو خدا تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو کافر ہو گئے اور کہتے ہیں کہ خدا ہے ہی نہیں اور اگر ہے تو اسے ہمارے اعمال سے کیا تعلق ہے- کہ ہمیں مرنے کے بعد زندہ کرے اور ہم سے کسی بات کے متعلق پرسش ہو- وہ گمان کرتے ہیں کہ یہ جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے- یہ سب لغو ہے- اس کے پیدا کرنے سے اس کی کوئی غرض اور منشاء نہیں ہے- مگر یہ بات نہیں ہے- ایسا کہنے والے لوگ ہمیشہ نقصان ہی پائیں گے- کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ ان کے لئے پیدا کیا تھا- اس کو انہوں نے لغو اور فضول سمجھا- لیکن (ایمان والا) انسان کبھی ایسا گمان نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے اندر کی طاقتیں اسے پکار پکار کر کہتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں کہ ہر وقت تجھے آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ جو کچھ دنیا میں ہے یہ تیری ہی ترقی کے لئے اسباب پیدا کئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ دیکھو ہم نے انسان کی ترقی کے لئے زمین و آسمان میں کس قدر اسباب پیدا کئے ہیں اور کس طرح ہر ایک چیز کو انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ پھر انسان کے اندر کس قدر بڑھنے اور ترقی کرنے کی طاقتیں رکھی ہیں۔ کیا اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ایماندار ہوتے اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کو اور وہ لوگ جو فساد کرتے ہیں ایک ہی ایسا کر دیا جائے۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو گویا حیوانوں کی طرح ہی انسانوں کی پیدائش بھی ٹھہرتی۔ کیونکہ تمام حیوانوں کا ایک ہی درجہ ہوتا ہے اگر تمام انسانوں کا بھی ایک ہی درجہ ہوتا اور ان سے ایک ہی قسم کا سلوک کیا جاتا تو گویا انسان کے لئے اس قدر سامان پیدا کرنے اور خود انسان کو پیدا کرنا ایک لغو امر ہوتا۔ مگر خدا تو کوئی لغو بات نہیں کرتا۔

جب یہ بات ہے تو کیا وہ متقیوں کو فاجروں کے برابر کر سکتا ہے ہرگز نہیں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک (صاحب ایمان) اور دوسرے کافر۔ یا متقی اور فاجر۔ یعنی (ایمان والوں) کے مقابلہ میں ایک تو کافر ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ جو لفظاً "تو (ایمان لانے والوں) کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں مگر عملاً باغی ہوتے ہیں ان کو فاجر کہا جاتا ہے۔ ان دو قسم کے لوگوں کی نسبت بتا دیا کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں ہو گا۔ جو سلوک متقیوں سے کیا جائے گا وہی ہم سے ہو گا تو غلطی کرتے ہیں کیا ہم ایمان لانے والے اور نیک اعمال کرنے والوں کو (زمین میں فساد کرنے والے) ایسا کر دیں گے۔ ہرگز نہیں (زمین میں فساد کرنے والے) صرف وہی لوگ نہیں ہوتے جو دنیا میں لڑائی جھگڑا کرتے ہیں بلکہ کفار بھی مفسد فی الارض ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد درست نہیں ہوتے اور جب عقائد درست نہیں ہوتے تو ان سے جو نتائج نکلتے ہیں وہ بھی درست نہیں ہوتے بلکہ برے اور خطرناک ہوتے ہیں خواہ ایسے لوگ کتنا ہی اچھا کام کریں۔ تو بھی عقائد کے نقص کی وجہ سے اس میں نقص ہی رہے گا اس لئے وہ (ایمان والوں) کے برابر نہیں ہو سکتے۔ دوسرے وہ لوگ جو زبان سے تو ایمان لانے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عملاً اس کا ثبوت نہیں دیتے وہ متقیوں یعنی ایمان لا کر عملی طور پر اس کا ثبوت دینے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس کی گواہی زمین و آسمان اور سب اشیاء دے رہی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا اور اگر ایسا ہو جائے تو خدا پر الزام آتا ہے کہ کیا اس نے اتنا بڑا کارخانہ اور تمام ساز و سامان گھوڑے اور گدھے کی طرح کھا پی کر گزر جانے والے انسان کی خاطر پیدا کیا ہے اس قسم کا کام تو معمولی عقل کا انسان بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ خدا ایسا کرے۔ کہ انسان کے لئے یہ سب کچھ تو پیدا کر دے مگر اس کی غرض کچھ نہ ہو۔ کیا کھانے پینے کے لحاظ سے گھوڑے اور لدھے وغیرہ حیوانات انسان کے برابر نہیں ہیں ضرور ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے لئے تمام دنیا کی اشیاء مسخر نہیں کی گئیں اور صرف انسان کے لئے کی ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ انسان کی پیدائش کی کوئی اور بہت بڑی غرض ہے۔

غرض دنیا کی ہر ایک چیز انسان کو ہوشیار کر رہی ہے خواہ سورج یا چاند یا ستارے ہوں خواہ زمین کے اوپر کے نظارے ہوں خواہ اس کے نفس کے اندر کی طاقتیں ہوں۔ تمام جانور حتی کہ ایک چڑیا اور طوطا ایک کتا ایک بلی ایک مینا اس کے لئے نصیحت اور سبق ہے۔ یہ ہر چیز اسے کہہ رہی ہے کہ ہم کھانے پینے کے لحاظ سے تمہارے برابر ہیں لیکن تجھے جو ہم پر حکومت دی گئی ہے اور ہمیں تیرے لئے مسخر کیا گیا ہے تو اس میں کوئی بات ضرور ہے اور وہ یہی کہ تا تجھے بتایا جائے کہ ایک دن تیرے تمام اعمال کا محاسبہ ہو گا اور تو خدا تعالیٰ کے حضور اپنے افعال کی جوابدہی کے لئے کھڑا کیا جائے گا لیکن اس واعظ کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ انسان اپنے گھر میں بستر پر آنکھیں بند کر کے اپنے نفس پر غور کرے تو وہی اس کے لئے واعظ ہو گا اور اسے پتہ لگ جائے گا کہ دنیا میں میرا کیا درجہ ہے۔ اور دوسری مخلوق کا کیا۔ مجھ سے خدا کا کیا کیا سلوک ہو گا اور دوسری مخلوق سے کیا۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اسی طرف انسان کو متوجہ کیا ہے۔ اس لئے اس سے وہ نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک بات بھی اس پتہ سے لگتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بہت لوگ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں یہ کیونکر معلوم ہو کہ ہم متقی ہیں یا فاجر اور خدا ہم سے خوش ہے یا ناخوش۔ اس آیت سے یہ سوال بھی حل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کیا متقی اور فاجر برابر ہوتے ہیں۔ یعنی نہیں ہوتے۔ اس کے متعلق ہر ایک انسان اپنے نفس سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ بتاؤ تم سے خدا کا کیا معاملہ ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں اپنے مخالف اور موافق لوگ نہ رکھتا ہو وہ اپنا اور اپنے مخالفوں کا اور اپنا اور اپنے ساتھیوں کا مقابلہ کر کے دیکھے۔ کہ اگر ہر مصیبت اور ہر تکلیف اور ہر رنج کے وقت خدا مدد کرتا ہے اور کسی حالت میں خواہ رنج کی حالت ہو یا راحت کی وہ مجھے نہیں چھوڑتا اور ہمیشہ دشمنوں پر فتح دیتا ہے اور برخلاف اس کے دشمنوں کو ذلیل ناکام اور نامراد رکھتا ہے تو وہ سمجھ لے۔ متقی اور فاجر برابر نہیں ہو سکتے۔ مجھ سے چونکہ متقیوں والا سلوک ہو رہا ہے اور میرے مخالفین سے فاجروں والا اس لئے میں متقیوں میں شامل ہوں۔ لیکن اگر اس سے فاجروں والا سلوک ہوتا ہو تو سمجھ لے کہ مجھ میں ضرور نقص ہے اس لئے مجھ سے ایسا سلوک ہو رہا ہے ورنہ نہ ہوتا اس سے ہوشیار ہو کر اپنی اصلاح کرنی شروع کر دے۔ اگر کسی کی خدا تعالیٰ غم کی گھڑیوں میں مدد کرتا اور خوشی کی گھڑیوں میں ساتھ دیتا ہے۔ اس کی کوششوں کو بار آور بناتا اور اسے دشمنوں پر غلبہ دیتا ہے تو سمجھ لے کہ میں خدا کی رضا اور اس کے صحیح راستہ پر چل رہا ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں تو وہ سمجھ لے کہ مجھ میں نقص ہے جس کی اصلاح کرنی چاہئے۔ تو اس آیت کی وجہ سے ہر ایک انسان کے لئے اپنے نفس کا موازنہ کرنا آسان ہو گیا۔ وہ دیکھ سکتا ہے کہ میں (ایمان والوں) کے راستہ پر چل رہا ہوں یا کافرانہ پر۔ متقیانہ قدم اٹھا رہا ہوں یا فاجرانہ۔ اس میں شک نہیں کہ (ایمان والوں) اور متقیوں پر بھی مصائب آتے ہیں لیکن ایک (صاحب ایمان) کو خدا تعالیٰ دشمن کے مقابلہ میں کبھی اس طرح نہیں گراتا کہ اسے کسی گناہ کا مرتکب ہونا پڑے۔ یہ (صاحب ایمان) اور کافر متقی اور فاجر کے مصائب میں فرق ہے (صاحب ایمان) اور متقی کو کسی بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت بھی کسی قسم کے فریب۔ دغا اور حیلہ سازی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ان باتوں پر خدا اسے کامیابی دیتا ہے۔ مگر ایک کافر اور فاجر پر جب ایک مصیبت آتی ہے تو وہ گناہ کی طرف لوٹتا ہے اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ پس جب کوئی شخص مصیبت کے وقت ایسا کرتا ہے وہ دیکھے کہ اس کے اندر گناہ کا مادہ تھا۔ تب ہی وہ گناہ کی طرف لوٹا ہے۔ (صاحب ایمان) اور متقی کو کبھی ایسے واقعات پیش نہیں آئیں گے۔ جو اسے بدی کے لئے مضطر کر دیں اور جسے کوئی ایسا موقع آتا ہے وہ سمجھ لے کہ اس میں نقص ہے۔ پس یہ آیت اپنے نفس کا مطالعہ کرنے کا آسان طریق بتاتی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ لوگوں کو اور ہماری تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ خدا تعالیٰ نے جو سامان اور طاقتیں ہمیں بخشی ہیں ان کو ہم صحیح طور پر استعمال کر کے اس کا فضل حاصل کرنے کے قابل بنیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ ان کے غلط استعمال سے ہمارا قدم کسی اور راہ پر جا پڑے۔

(الفضل ۱۸۔ اپریل ۱۹۱۶ء)

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے۔ بھیڑ بکری بھی اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے۔ لیکن جب یہ اشرف المخلوقات ہو کر بھی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بد ترین مخلوق ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۱۵۔ جنوری ۱۹۵۴ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY, January 15, 1954.

P.O.Box 418
Cables
Ahmadiyyat

the TRUTH

THE FIRST [illegible] NEWSPAPER (WEEKLY) IN NIGERIA

Vol.III. No. 7. Price ONE PENNY.

Nkrumah Intends Banning Religious Groups Forming Political Parties

Allegations Of Bribe Cannot Undermine Faith Of The People In The C.P.P.

By Naseem Saifi
(Managing Editor, The Truth)

MR. NASEEM SAIFI
He has returned from the Gold Coast whither he had gone to attend the 39th Annual Conference of the Ahmadiyya Movement, to witness the opening of the Ahmadiyya Central [illegible] Saltpond and to interview the Prime Minister in connection with the rumour that the Nigerian Muslims at the Gold Coast feared deportation because of their political activities.

He also met the political and religious leaders of the Muslims.

ACCRA, Tuesday. 'I am decidedly of the opinion that religion must not be mixed with politics' Dr. Kwame Nkrumah, the Prime Minister of the Gold Coast told me in an exclusive interview for which I had made arrangements before I left Nigeria for the Gold Coast.

He further remarked that whenever he would find himself in a position to do that, he would without any hesitation ban religious groups forming political parties. The people of the Gold Coast, he said, could never, tolerate that the horrific scenes witnessed in India should be allowed to repeat themselves here.

Questioned about the allegations of bribe against him he said, 'it is all a lie'.

'Do you think if the findings of the Commission go against you or against any of the members of your Party the C.P.P. will lose ground with the masses; I asked the Prime Minister and his reply which was couched in a very confident tone was' "It will have no effect at all. We are so well entrenched in the hearts of the people and we enjoy so much of their confidence that no finding of the Commission can shake their faith in us."

Coming to the question of the Muslims he said that the whole show [illegible] being put up by 'strangers' He seemed to be of the opinion that the strangers would not be allowed to stay here if they continued dabbling in the political affairs of the country. Asked as to what would happen if the same demands were put up by the indigenous Muslims, Dr. Nkrumah only felt that "others" would not appreciate it.

Dr. Nkrumah very strongly believes that C.P.P. will win the forthcoming elections; he also predicts the failure of the Muslim Association which is fighting for the recognition of the civic rights for the Muslims.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

زیر نظر تصویر میرے لئے بھی اہم ہے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مربیوں کے لئے بھی۔ خاص طور پر پاکستان کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک میں فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے والے مربیوں کے لئے۔ یہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ اور وکیل التبشیر کا دفتر ہے۔ اور اس وقت تصویر میں مکرم محترم صاحبزادہ صاحب، مکرم سید جواد علی صاحب جواب ہم میں نہیں ہیں (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے) کو امریکہ جانے سے پہلے الوداع کہہ رہے ہیں۔ اور نصائح سے نواز رہے ہیں۔ ایسے مواقع پر بعض اوقات مجھے بھی صاحبزادہ صاحب کے ساتھ دفتر میں موجود ہونے کا موقعہ ملتا تھا۔ ایک نصیحت جو صاحبزادہ صاحب ہمیشہ فرماتے تھے وہ یہ تھی کہ جانے والا مربی اپنے کام سے کام رکھے۔ اپنے سے پہلے مربی کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی خامیوں یا غلطیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش نہ کرے۔ یہ وہی بات ہے جو کہتے ہیں کہ انسان دوسرے کی تخریب سے آگے نہیں بڑھتا۔ بلکہ اپنی تعمیر سے آگے بڑھتا ہے دیگر نصائح تو عام طور پر کام کے متعلق ہوتی ہی تھیں۔ کہ وہاں جاکر کیا کام کرنا ہے اور کس طرح کام کرنا ہے۔ وہاں کی جماعت کے دوستوں سے کیا سلوک کرنا ہے۔ کس طرح انہیں محبت دینی ہے۔ کس طرح ان کی خدمت کرنی ہے۔ اور کس طرح انتظامی طور پر مضبوط ہاتھ کے ساتھ کام چلانا ہے۔ لیکن میاں صاحب اکثر یہ فرماتے تھے کہ سب سے اہم نصیحت یہی ہے کہ وہاں جا کر اپنے کام سے کام رکھیں۔ دن رات اسی لگن میں رہیں کہ آپ احمدیہ جماعت کے ستون ہیں اور آپ کو جماعت کی ہر رنگ میں حفاظت اور مضبوطی کے لئے کام کرنا ہے۔ عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض مربی جاکر سب سے پہلے اپنے پیش رو کے کام پر تبصرہ کرتے ہیں اور اس میں غلطیاں نکالتے ہیں۔ اس کی خامیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ شائد ایسا کرنے سے انتظامیہ یعنی ربوہ میں وکیل التبشیر صاحب پر اثر پڑے گا۔ کہ یہ شخص بہت اچھا ہے اور اب اچھا کام شروع ہو جائے گا۔ لیکن صاحبزادہ صاحب ہمیشہ اس کے برخلاف یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ صرف اپنے کام سے کام رکھیں اور حقیقت یہ ہے کہ جن مربیوں نے اپنے کام سے کام رکھا ہے۔ انہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیا ہے اور جماعت کے انتظامی امور میں بھی انہیں خاصی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ وہ دفتر ہے جہاں پندرہ بیس سال تک محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو اور نصائح کے ذریعہ بہت کچھ سیکھا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اپنے کردار کو مضبوط کرنے کے لئے یہ گفتگوئیں اور یہ نصائح بہت کام آتی تھیں۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ میاں صاحب کے چار نائبین یعنی نائب وکیل التبشیر میں سے ایک ایک اپنی فائل لے کر میاں صاحب کے پاس جاتا تھا اور معاملات کے متعلق گفتگو کرتا تھا۔ لیکن اس طرح چاروں نائبین کا کام ایک دوسرے کے سامنے نہیں آتا تھا۔ میں نے ایک دفعہ تجویز پیش کی کہ ہفتہ میں ایک دن ایسا ہونا چاہئے کہ چاروں نائبین ایک ہی وقت میں اس دفتر میں آجائیں۔ اور میاں صاحب کے سامنے اپنا اپنا کام پیش کریں تاکہ ہم سب کو اس بات کا علم رہے کہ وکالت تبشیر بحیثیت مجموعی کیا کام کر رہی ہے۔ یہ نہ ہو کہ ایک جزو کا ایک کو علم ہو اور دوسرے جزو کا دوسرے کو اور دونوں ایک دوسرے کے کام سے ناواقف ہوں چنانچہ میاں صاحب نے یہ تجویز منظور فرمائی اور اس کے بعد ہمیشہ ایسا ہوتا تھا کہ چاروں نائبین میاں صاحب کے پاس اپنے اپنے فائل لے کر چلے جاتے تھے اور اپنا کام پیش کر کے فیصلے صادر کرواتے تھے۔ اور اس طرح سب نائبین کو ایک دوسرے کے کام سے واقفیت ہو جاتی تھی اور وہ بخوبی سمجھنے لگتے تھے کہ ساری دنیا میں وکالت تبشیر کیا کام کر رہی ہے۔ محترم میاں صاحب نہ صرف وکالت تبشیر کے کام کے متعلق نائبین سے بات کرتے تھے بلکہ زندگی کے دیگر متعدد پہلوؤں پر بھی اپنے تجربات سناتے تھے جن سے تمام نائبین نہ صرف محظوظ ہوتے بلکہ اپنی زندگی کے لئے ان گفتگوؤں کو سبق آموز بھی سمجھتے۔

جہاں تک سید جواد علی شاہ صاحب کا تعلق ہے یہ نہایت دھیمے لہجے میں بات کرنے والے ایک ایسے سنجیدہ فرد تھے جو دوستی کرنا بھی جانتے تھے اور دوستی نبھانا بھی۔ وکالت تبشیر میں ایک عرصے تک ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا اور جب یہ امریکہ میں تھے تو ان کے متعلق نہایت خوشکن خبریں ملا کرتی تھیں۔ جن سے دل ہمیشہ خوش ہوتا تھا۔ امریکہ میں آپ کو جس کام کی توفیق ملی اس کے متعلق تو زیادہ تر وہی دوست بتا سکتے ہیں جنہوں نے امریکہ میں دعوت الی اللہ کا اس وقت فریضہ سرانجام دیا جب آپ وہاں موجود تھے۔ لیکن جہاں تک مرکز میں کام کرنے کا تعلق ہے کئی سال تک ہم آپس میں اکٹھے کام بھی کرتے رہے اور کبھی فارغ وقت ملا، اگرچہ فارغ وقت کم ہی ملتا تھا، تو نہایت دلچسپ گفتگوئیں ہوتی رہیں۔ ایک دفعہ آپ امریکہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کی تصویر لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ دفتر کے دوست پھولوں کے ہار لائے ہوئے تھے۔ جنہیں آپ نے پہنا تو نہیں لیکن اپنے دونوں ہاتھوں میں لٹکا کر کہا کہ اب تصویر لے لیں۔ گویا کہ پھولوں کے ہار پہننے سے شرماتے تھے۔ لیکن ہماری یہ خواہش کہ ہار آپ کے پاس موجود ہوں انہوں نے اس طرح پوری کر دی کہ اپنے دونوں ہاتھوں میں وہ ہار لٹکا لئے اور تصویر لینے کی اجازت دے دی۔ اس تصویر کو کاغذی ہے پیرہن میں لانے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اپنے محترم دوست سید جواد علی شاہ صاحب کو ان مضامین میں جگہ دے کر اپنی ان سے محبت کا اظہار کیا جائے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ وہ دفتر ہے جس

باقی صفحہ ۶ پر

ڈاکٹر عبداللہ پاشا

ایڈز- ایک عالمگیر خوف

۱۹۸۱ء میں ایڈز Aids کے وائرس کا پتہ چلایا گیا، اس وقت سے لے کر اب تک یہ وائرس ڈاکٹروں کے لئے ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔ کوئی بھی وار اس پہ کارگر ثابت نہیں ہوا۔ اس بیماری کے مریضوں کی تعداد اب کروڑوں میں ہے۔ اور اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ ترقی یافتہ ممالک خاص طور پر اس کی زد میں آئے لیکن ترقی پذیر ممالک بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں۔

Aids کا مطلب ہے

Acquired Immunodeficiency Syndrome

اکثر لوگ اسے عذاب الٰہی تصور کرتے ہیں اور اسے شامت اعمال سمجھتے ہیں۔ اسی لئے کچھ لوگوں نے اس کا یہ مطلب نکالا ہے'

Allah Intends (To) Destroy Sinners

جو لوگ جنسی بے راہروی کو ترقی یافتہ کلچر کا حصہ اور ضرورت سمجھتے تھے 'ایڈز کے وائرس نے ان کے ہوش بھی ٹھکانے لگا دیئے ہیں۔ ایڈز کی بیماری کی جو وجوہات سامنے آئی ہیں' جنسی بے راہروی 'ان میں سے ایک بڑی وجہ ہے۔ اس کے علاوہ Infected خون کے انتقال سے اور ایڈز کی مریضہ ماں سے بچے کو بھی یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے' ایڈز کے مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والے ڈاکٹرز اور نرسز بھی اس وائرس کی زد میں آسکتے ہیں۔

وائرس جسم میں داخل ہونے پر ابتدائی علامات نزلہ زکام اور بخار کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں پاکستان چونکہ اللہ کے فضل سے ابھی تک اس بیماری سے محفوظ ہے اس لئے کم از کم پاکستانیوں کو' ایک دو چھینکیں آنے پر فکر میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ان علامات کے بعد' مہینوں بلکہ سالوں مزید علامات ظاہر نہیں ہوتیں اور مریض بظاہر صحت مند رہتا ہے۔ لیکن اس کے دوران اس کے جسم کا دفاعی نظام تباہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اور جب جسم میں دفاع کی طاقت نہیں رہتی تو مختلف بیماریاں حملہ آور ہو کر انسان کو موت کے منہ میں لے جاتی ہیں۔ عام طور پر اس مرحلے پر' ایک خاص قسم کا نمونیا یا ایک خاص قسم کا کینسر موت کا سبب بنتا ہے۔

بیماری کا عمل سالوں تک محیط ہونے کے باعث یہ خیال کیا جاتا رہا ہے کہ یہ بڑا "سست وائرس" ہے۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔

پچھلے مہینے جس تحقیق کا عالمی سطح پر چرچا رہا اس کے مطابق انفیکشن کے پہلے دن سے ہی وائرس اور جسم کے دفاعی نظام کے درمیان جنگ شروع ہو جاتی ہے' ایڈز کے وائرس دفاعی نظام کے T-cells کے ساتھ چمٹ کر انہیں بیکار کر دیتے ہیں۔ جسم کا دفاعی نظام فوری طور پر نئے T-cells پیدا کرتا ہے جو وائرس کو Cell سمیت ہلاک کر دیتے ہیں۔ تحقیق کرنے والے ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ اس جنگ میں روزانہ تقریباً دس کھرب وائرس اور Cells ہلاک ہو جاتے ہیں اور تقریباً دس کھرب وائرس اور Cells نئے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر جنگ میں روزانہ' ہلاک ہونے والے سیلز کی تعداد ان سے کچھ زیادہ ہوتی ہے جو نئے پیدا ہوتے ہیں دفاعی نظام کی یہی کمزوری بالآخر اس کی شکست کا سبب بنتی ہے' اور کچھ سالوں بعد وائرس یہ جنگ جیت جاتا ہے۔ اور موقع پرست جراثیم Oppurtunistic Organisms جسم پہ حملہ آور ہو کر وائرس کے "مشن" کو مکمل کر دیتے ہیں۔

یہ نئی تحقیق یہ بتاتی ہے کہ اس وائرس کا "طریقہ واردات" کیا ہے' ہو سکتا ہے اس کی بنیاد پر اس بیماری کا کوئی علاج دریافت ہو جائے اور دنیا کو اس عذاب سے نجات مل جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کی بدحالی

روس کے صدر مسٹر یلسن نے سابق سوویت یونین کو ٹکڑے کرانے میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا اور اس وقت ان کو مغرب کے ممالک کی بھرپور تائید واعانت حاصل تھی۔ عام روسی بھی یہی سمجھتا تھا کہ سوویت یونین کے ٹکڑے ہونے کے بعد روس اقتصادی طور پر ترقی کرے گا۔ اور یوں بھی سابق سوویت یونین کی ریاستوں میں روس کو سب سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھا جاتا تھا۔ روس اس وقت یورپ میں شامل ہے جبکہ دیگر ریاستیں ایشیا کا حصہ ہیں۔

لیکن یہ سارے خواب اس وقت تک ادھورے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ مستقبل قریب میں بھی ان کے پورے ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ روسی صدر مسٹر یلسن اقتصادی طور پر قطعی ناکام ہو چکے ہیں روسی صدر یلسن نے گذشتہ سال یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ آئندہ سال اپنی ۶۴ ویں سالگرہ کے موقع پر خوشحال روس اپنے عوام کو تحفے میں پیش کریں گے۔ مگر روس نے خوشحال تو کیا ہونا تھا اب تو وہاں پر امن بھی عنقا ہے۔ یکم فروری ان کی سالگرہ کا دن تھا انہوں نے ہر ممکن طریقے سے یہ بھولنے کی کوشش کی کہ انہوں نے گذشتہ سال کیا خواہش کی تھی۔ ایوان صدر کے چیف پروٹوکول آفیسر نے بتایا کہ اس سال اپنی سالگرہ کے موقع پر روسی صدر معمول کے مطابق اپنے کام کاج میں مصروف رہے انہوں نے کسی خاص تقریب کا اہتمام نہیں کیا۔

اس وقت روس کی اقتصادی حالت ایک بڑی افسوسناک صورت حال پیش کر رہی ہے۔ روس میں افراط زر کی شرح ۱۶% ہے۔ ڈالر کے مقابلے میں روس کی کرنسی روبل کی شرح تبادلہ حیران کن پستیوں کو چھو رہی ہے۔ اس میں تقریباً تین سو گنا کمی واقع ہو چکی ہے۔ ایک سال پہلے امریکی ڈالر ۱۵۶۰ روبل کے برابر تھا جبکہ آج ایک ڈالر ۴۰۵۹ روبل کے برابر رہ گیا ہے۔

داخلی تصادم کی یہ کیفیت ہے کہ روس جیسی مضبوط فوجی طاقت جسے سپر پاور بھی کہا جاتا ہے ایک چھوٹی سی جمہوریہ چیچنیا کو زیر کرنے میں ناکام رہی ہے۔ روسی فوج کے مورال کا یہ حال ہے کہ روسی فوجی چیچنیا جانے سے ہر ممکن طریق پر کتراتے ہیں۔ انگوشتیا نامی ایک اور روسی ریاست سے بھی روس کا تصادم جاری ہے۔ سابق سوویت یونین کی ریاستوں سے ڈھکا چھپا تصادم سب جانتے ہیں۔ روس نے نیٹو میں شامل ہونے کی بارہا کوشش کی مگر اسے ہر بار ناکامی ہوئی۔ روس کے اندر اپوزیشن کی قوتوں سے ان کا تصادم اگرچہ اب جاری نہیں رہا لیکن ایک سال پہلے روس کی اپنی افواج کو اپنی ہی پارلیمنٹ پر گولہ باری کر کے وہاں موجود باغی اپوزیشن لیڈروں کو نکالنا پڑا۔

غرضیکہ کسی بھی جہت سے دیکھا جائے تو روس زوال کی طرف جا رہا ہے۔ سیاسی فوجی یا اقتصادی کوئی بھی سمت حوصلہ افزا نہیں ہے۔

☆○☆

بوسنیا کا مسئلہ عالمی تناظر میں

یورپی ممالک کے اتحاد یورپی یونین نے سابق یوگوسلاویہ میں جنگ کو ختم کرنے کے مقصد سے ایک بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کے لئے فرانس کی تجویز کی تائید کر دی ہے۔ یورپی یونین کے وزرائے خارجہ نے برسلز میں اپنے ایک اجلاس میں کہا کہ مجوزہ کانفرنس سربیا، بوسنیا ہرزی گووینا، اور کروشیا کے صدر صاحبان کے ساتھ سربراہی اجلاس میں ہو سکتی ہے۔ بوسنیا کے وزیر اعظم نے فوری طور پر اس کانفرنس کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ ایسی کانفرنس سے سارا یےوو اور بلغراد کے لئے ایک دوسرے کو تسلیم کرنے کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور اس سے حالیہ تنازعے کو ختم کرنے میں اہم پیش رفت ہوگی۔

☆○☆

افغانستان میں جنگ

افغانستان میں خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے ایک کے بعد دوسری تجویز عالمی اداروں، مسلم ممالک اور اقوام متحدہ کی طرف سے پیش کی جاتی رہتی ہے۔ مگر ابھی تک اس میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ گذشتہ دنوں ایسی خبریں ملی تھیں جن سے امید ہوئی تھی کہ اقوام متحدہ کی مداخلت سے شاید متحارب فریقین جنگ بندی پر آمادہ ہو جائیں مگر یہ کوششیں بھی ناکامی سے ہمکنار ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔

افغانستان میں مسلم طلباء کی ایک تنظیم "طالبان" نے صوبائی دارالحکومت میدان شہر پر ایک بڑا حملہ کیا ہے۔ یہ شہر کابل کے جنوب میں واقع ہے۔ اور نامہ نگاروں کی اطلاعات کے مطابق شہر سے تقریباً ۱۵ کلومیٹر دور شدید لڑائی ہوئی ہے۔ طالبان نے دن بھر کی لڑائی میں کچھ پیش قدمی کی ہے۔ میدان شہر کا دفاع وہ فوجیں کر رہی ہیں جو صدر پروفیسر برہان الدین ربانی کی حکومت کو ہٹانے کے منصوبے پر کام کر رہی ہیں۔ مگر طالبان کا کہنا ہے کہ وہ تمام دھڑوں کے خلاف ہیں۔ اور ایک اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ ماضی قریب میں صدر ربانی اور وزیر اعظم حکمت یار کی فوجیں آپس میں برسرپیکار رہی ہیں اور ابھی بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اب "طالبان" کے نام سے ایک نئی فوجی قوت نے امن کو مزید تہہ وبالا کر دیا ہے۔

☆○☆

"ہماری حالت"

قائد تحریک اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے مضمون کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے

چنانچہ راقم کو پوری شدت کے ساتھ یہ احساس ہے کہ ہم بحیثیت مجموعی اللہ کے قانون عذاب کی گرفت میں آ چکے ہیں۔ اس نوع کے عذاب میں مبتلا ہونے والی قوم یا امتوں کا ایک وصف مشترک، جسے قسمت کی ستم ظریفی ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، یہ ہے کہ وہ اس زعم میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ ہم تو اللہ کے بہت چہیتے اور لاڈلے ہیں۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس جہل مرکب میں مبتلا قوم پر جیسے جیسے عذاب الٰہی کے کوڑوں کی شدت بڑھتی جاتی ہے اس کے متذکرہ بالا زعم میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس عذاب کی مستحق صرف وہ قوم قرار پاتی ہے جو کسی رسول، خاص طور پر کسی صاحب کتاب و شریعت رسول کی امت ہونے کی مدعی ہوتی ہے۔ وہ گویا زمین پر اللہ کی نمائندہ ہونے کی دعویدار ہوتی ہے۔ مگر اپنے طرز عمل اور رویہ میں اس دعوے کے برعکس ہوتی ہے اور اس نام نہاد مسلمان امت کو دیکھ کر لوگ اللہ کی طرف راغب ہونے کی بجائے الٹا دور ہوتے ہیں۔

ہم نے ۱۹۷۱ء کے "عذاب ادنیٰ" سے کوئی سبق حاصل نہ کیا۔ ڈھاکہ کے سقوط اور ہندوؤں کے ہاتھوں شرمناک اور ذلت آمیز شکست کے بعد بھی نہ ہماری اجتماعی اور قومی روش میں کوئی تبدیلی آئی، نہ ہی افراد کی ترجیحات یا مشاغل میں سرمو فرق واقع ہوا۔ چنانچہ آج ہم بحیثیت ملک و قوم بالکل اسی صورت سے دوچار ہو چکے ہیں جس سے انبیاء بنی اسرائیل اپنی قوم کو یروشلم پر بنو نصر کے حملے سے قبل ان الفاظ میں متنبہ کر رہے تھے کہ "ہوش میں آ جاؤ، ورنہ جان لو کہ درخت کی جڑوں پر کلہاڑا رکھا جا چکا ہے!" البتہ اب بھی اگر ہم ہوش میں آ جائیں اور سچی توبہ کر لیں تو آنے والا عذاب ٹل سکتا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۶۔ جنوری ۱۹۹۵ء)

بقیہ صفحہ ۵

میں سالہا سال بیٹھ کر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو اپنا کام بھی پیش کیا ہے۔ ان کی گفتگوئیں بھی سنی ہیں۔ اور ان کی سبق آموز نصائح سے فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ اس تصویر کو کاغذی ہے پیرہن میں شامل کرنے کی طرف متوجہ کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم سید جواد علی شاہ صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے ان کے درجات بلند فرماتا رہے ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کو ہر ممکن رنگ میں خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

امراء کرام، صدران جماعت اور جملہ مجاہدین وقف جدید سے ضروری گذارش

○ انجمن وقف جدید کی روایت ہے کہ جو جماعتیں اور مجاہدین اپنا چندہ وقف جدید ۲۵۔ رمضان المبارک تک ادا کر دیتے ہیں ان کے اسماء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں ۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کر کے دعائے خاص کی درخواست کی جاتی ہے۔

جملہ مجاہدین وقف جدید سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے شروع میں ہی اپنا چندہ ادا فرما دیں۔ نیز امراء کرام اور صدران جماعت سے در ... ادائیگی کرنے والی جماعتوں اور مجاہدین کے اسماء ۲۵ رمضان المبارک تک دفتر وقف جدید میں پہنچا دیں تاکہ دعائیہ فہرست میں شامل کئے جا سکیں۔ وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید اصغر علی شاہ بعمر ۶۳ سال مورخہ ۱۸- جنوری ۹۵ء موضع مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین میں وفات پا گئے۔ آپ زعیم انصار اللہ تھے اور نیکی کے کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم بشارت اللہ مہر سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان حال کوٹ ادو کی اہلیہ بعارضہ اعصابی تکلیف میں شدید بیمار ہیں گذشتہ ۱۲ یوم CMH ملتان داخل رہی ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ گھڑی

○ ایک عدد کلائی گھڑی مورخہ ۹۵-۲-۶ کو گولبازار سے دارالعلوم غربی کے درمیان کہیں گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملی ہو تو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر مشکور فرماویں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم مرزا محمد خان ولد مرزا اسلم خان صاحب وصیت نمبر ۲۲۴۴۶ جو کہ سرگودھا سے نقل مکانی کر کے کراچی چلے گئے تھے ان کا رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یا ان کے عزیز و اقارب اس اعلان کو پڑھیں تو فی الفور ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

○ مکرم شیخ سلیم احمد صاحب ولد مکرم رفیق احمد صاحب وصیت نمبر ۲۲۳۸۵ جو کہ اس سے قبل دھچی روڈ جھنگ صدر میں رہتے تھے کا دفتر وصیت سے ۸۱ء کے بعد سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود پڑھیں یا ان کے عزیز و اقارب کو ان کے موجود ایڈریس کا علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خدام بھائی متوجہ ہوں

سہ ماہی دوم میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے۔

خدمت خلق

مضامین مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵- اپریل ۱۹۹۵ء ہے۔ مضمون ۳ تا ۵ فل سکیپ کاغذات پر مشتمل ہو۔

زعماء، قائدین اور ناظمین تعلیم اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلے میں شریک ہوں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۸۹۲ میں نذیر بیگم زوجہ عبدالرشید ظفر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰/۱۷ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- حق مہر-/۵۰۰ روپے۔ ۲- زیورات طلائی اڑھائی تولہ مالیتی-/۷۰۰۰ ہزار روپے۔ ۳- تحفہ از دختر خود-/۱۰۰۰۰ ہزار روپے۔ کل جائیداد-/۱۷۵۰۰ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت دختر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نذیر بیگم ۱۰/۱۷ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری تاج الدین ۱۰/۲۳ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر ۲ محمد اسماعیل وصیت نمبر ۳۵۶۳ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۹۳ میں محمد رشید ولد چوہدری عطاء محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ پنشنر عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الفرح ۲/۲۵ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- مکان ۲/۲۵ الفرح ایک کنال دارالصدر شمالی ربوہ مالیتی-/۷۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲- نقد کیش-/۲۰۰۰۰۰ روپے۔ ۳- اثاثہ بیت فرنیچر پنکھے موٹر فرج وغیرہ مالیتی-/۳۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد-/۹۳۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۱۵۱۴ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رشید الفرح ۲/۲۵ دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ نور احمد عابد وصیت نمبر ۱۲۵۳۱ گواہ شد نمبر ۲ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔

مسل نمبر ۲۹۸۹۴ میں میجر ریٹائرڈ محمد اسلم ولد محمد فاضل قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- کیش بینک مبلغ-/۲۵۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۳۶۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میجر ریٹائرڈ محمد اسلم ۱۲۵ سبزہ زار طارق آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری حمید احمد ۲۴۸ حسن آباد راولپنڈی چھاؤنی گواہ شد نمبر ۲ لفٹیننٹ کرنل رفیق احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۹۸۸۲۔

مسل نمبر ۲۹۸۹۵ میں ممتاز اختر زوجہ میجر ریٹائرڈ محمد اسلم قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- زیورات طلائی سولہ تولہ مالیتی-/۷۲۸۰۰ روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ-/۸۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ممتاز اختر ۱۲۵ سبزہ زار طارق آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ میجر ریٹائرڈ محمد اسلم خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۹۸۹۴ گواہ شد نمبر ۲ خورشید احمد ۲۸۷ ڈھیری حسن آباد۔

مسل نمبر ۲۹۸۹۶ میں بشریٰ ضیاء زوجہ ضیاء محمد وڑائچ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- مکان واقع لاہور مالیتی-/۱۰۰۰۰۰۰ لاکھ روپے۔ ۲- پلاٹ واقع اسلام آباد جس کی تین اقساط مبلغ-/۷۰۰۰۰ ہزار روپے ادا کر دی ہیں لیکن قبضہ نہیں ملا۔ ۳- زیور مالیتی-/۱۵۰۰۰۰ روپے۔ اور حق مہر-/۱۰۰۰۰۰ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۹۴۱۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بشریٰ ضیاء A-۸-۲۵ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری مطیع الرحمٰن سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲ عبدالمجید بٹ سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

بقیہ صفحہ ۱

دعا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور دعا کرنے کی سچی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم اس کے انعامات کے وارث ہو سکیں۔ اور ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف سے بچ جائیں"۔

(از خطبہ ۱۷- جنوری ۱۹۱۹ء)

ڈش انٹینا
ڈش انٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف -/9500 اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ہماری مقبولیت
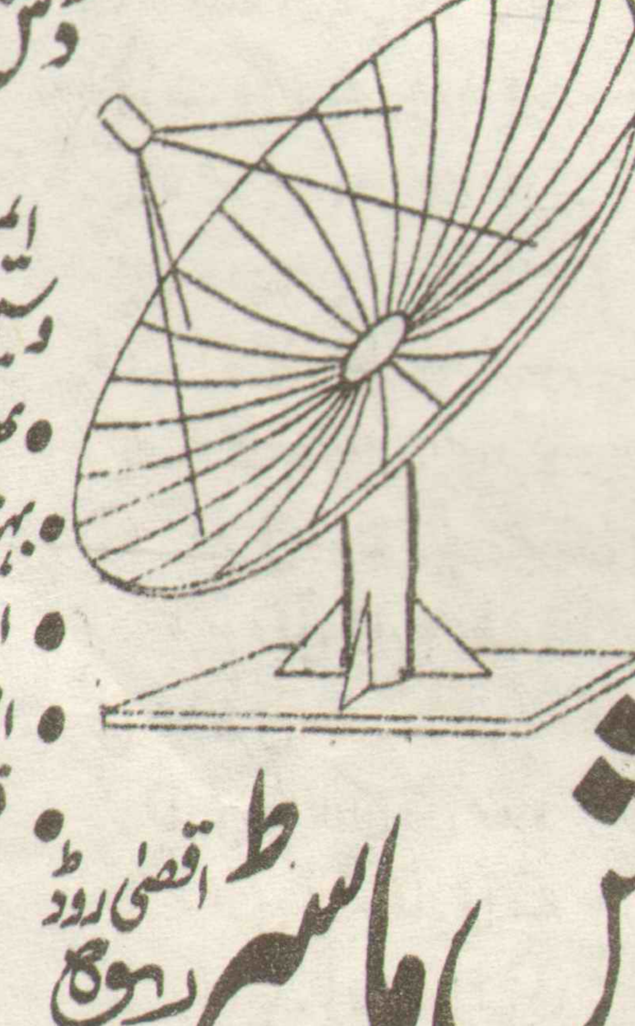
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- فروری-1995ء
رات بارش ہوتی رہی۔ بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم ازکم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن نے ۱۷۔ فروری کو ملک گیر احتجاج کی کال دے دی ہے۔ قومی اسمبلی کے رکن شیخ رشید کی سزا کے خلاف نماز جمعہ کے بعد تمام بڑی مساجد سے جلوس نکالے جائیں گے اور مظاہرے ہونگے۔ مسلم لیگ یوم احتجاج کو پوری طرح کامیاب بنائے گی۔ اپوزیشن نے کہا ہے کہ ملک کو غاصبوں سے بچانے کا وقت آگیا ہے۔ حکومت کو معلوم نہیں کہ اس کا واسطہ کس اپوزیشن سے پڑا ہے۔

○ نواز لیگ کے ایک اور رکن قومی اسمبلی مسٹر غلام محمد مہر نے قومی اسمبلی کے سپیکر کو درخواست دی ہے کہ ان کی نشست اپوزیشن سے الگ کردی جائے۔ مسٹر مہر سکھر سے قومی اسمبلی کے رکن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر نے محاذ آرائی کی پالیسی سے ملک کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان کی کشمیر کے بارے میں اتفاق رائے کی کوششوں کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔ مشترکہ کشمیر ڈیکلریشن شیخ رشید کیس کی نذر ہو گیا ہے۔ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین کی درخواست پر نواز شریف نے آل پارٹیز کانفرنس میں بینظیر کے ساتھ بیٹھنے کا بھی فیصلہ کر لیا تھا۔ قومی اسمبلی کے ۱۰۔ ارکان پر ہلڑ بازی کے الزام میں مقدمے قائم ہونے کی خبر سن کر انہوں نے نصراللہ خان کو اپنے انکار کی اطلاع دے دی۔ بعد ازاں یہ طے ہوا کہ وہ بینظیر کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے۔ لیکن مشترکہ اعلامیہ پر دستخط کریں گے۔ شیخ رشید کی سزا کے بعد انہوں نے اپنے فیصلے پر نظرثانی شروع کردی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اشفاق تاج نے ان خبروں کی تردید کردی ہے کہ وہ پیپلزپارٹی میں شامل ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنے علاقے میں حکومت کی ظالمانہ کارروائی سے آگاہ کرنے کے لئے گورنر کے پاس گیا تھا جو مجھے وزیراعظم کے پاس لے گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ شیخ رشید کی قربانی نے عدالتی نظام کو برہنہ کر دیا ہے۔ انہوں نے اس فیصلے پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر جگہ احتجاج کریں گے۔ لاہور میں کتنی کلاشنکوفیں سڑکوں پر آئیں کسی پر مقدمہ نہیں بنا۔ شیخ رشید پر جعلی کلاشنکوف ڈال دی گئی ظلم بڑھتا ہے تو خدا کی لاٹھی حرکت میں آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے نادہندگان کا احتساب کیوں نہیں ہو رہا سارا احتساب اپوزیشن پر برس رہا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ حکومت آج جو بو رہی ہے کل وہی کاٹنے کے لئے تیار رہے۔

○ حکومت نے سابق نجکاری کمشن کے متعدد اعلیٰ عہدیداروں کے خلاف مقدمات درج کرنے کی ہدایت جاری کردی ہے۔ نواز دور میں ۱۶۔ گھی ملوں کی نجکاری کے سلسلہ میں تمام قواعد و ضوابط اور شرائط کو نظرانداز کردیا گیا۔ جس سے قومی خزانے کو ۴۴ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ ملوں کی بہت کم قیمت لگائی گئی بولی میں بھی بھاری چھوٹ دی گئی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ شیخ رشید کو سزا عدالت نے دی ہے۔ ہم اس میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں۔ اپوزیشن بھی احترام کرے۔ عدلیہ بااختیار ہے قانون کی نظر میں سب یکساں ہیں۔ ہر شخص کو فوری انصاف مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ کلاشنکوف کلچر کے ذریعے امن و امان تباہ کرنے والوں سے نبٹنا جانتے ہیں۔

○ ملک میں فرقہ واریت کے ذریعے قتل و غارت کروانے کی بھارتی سازش پکڑی گئی۔ جس کی حساس ایجنسی "را" نے باقاعدہ منصوبہ بندی کر رکھی تھی اس کے تحت ملک بھر میں شیعہ اور سنی دونوں فریقوں کے افراد کو قتل کراکے عوام کو لڑایا جانا تھا۔ اس کے تحت پاکستان کے تعلقات ایران اور سعودی عرب سے بگاڑے جانے تھے۔

○ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج نے فائرنگ کا سلسلہ تیز کردیا۔ ایک شہری شہید ہوگیا۔ ایک ٹرک تباہ ہوگیا۔ متعدد مکانوں کی چھتوں پر سوراخ ہو گئے۔ کئی لوگوں نے بھاگ کر جان بچائی۔ پاک فوج نے زبردست جوابی کارروائی کرکے فائرنگ کا سلسلہ بند کروادیا۔

○ ملک بھر میں بارش سے سردی واپس آگئی ہے۔ گہرے سیاہ بادلوں نے اسلام آباد میں اندھیرا کردیا۔ کئی پروازیں منسوخ کردی گئیں۔ دوپہر بارہ بجے اسلام آباد میں ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ لوگ پریشان ہو گئے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہوگیا۔

○ امریکی ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دھماکوں کے مبینہ ملزم عراقی نژاد یوسف رمزی کی گرفتاری کی خوشخبری صدر کلنٹن کو جگا کر سنائی گئی۔ گرفتاری کا اعلان بھی صدر کلنٹن نے خود ہی کیا۔ رمزی کی گرفتاری کے حالات کو انتہائی خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ اس کی مخبری پر ۲۰ لاکھ ڈالر کا انعام مقرر تھا مخبری کرنے والے کا نام خفیہ رکھا جا رہا ہے تاکہ کوئی مجرم اسے نقصان نہ پہنچا سکے۔ رمزی احمد یوسف کو امریکہ کے حوالے کرنے کے پاکستان کے اقدام پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ رمزی کو عسکریت پسندوں کی امداد کے الزام کا داغ دھونے کے لئے امریکہ کے حوالے کیا گیا ہے۔ الجزائر مصر اور تیونس بھی مطالبہ کر رہے ہیں کہ پاکستان اور افغانستان ان کے مجرموں کو تلاش کرکے ان کے حوالے کریں۔ صدر کلنٹن نے رمزی کو امریکہ کے حوالے کرنے پر بینظیر حکومت کی خوب تعریف کی۔

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211806
پروپرائیٹر کے اے بشیر

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جاسکتی ہے۔ فی شیشی =/20 روپے
اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع -/10 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

الیکٹرو ہومیوپیتھک ڈاکٹر/لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلباء، ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس
خصوصیات
○ کورسز بذریعہ ڈاک
○ ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ جو کہ جدید ترین ہے۔
○ سٹوڈنٹ کیلئے وظائف
پرنسپل: ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
J.S.O جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں
اس وقت تک کوئی کالج J.S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔
نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے 15 روپے منی آرڈر کریں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158۔ڈی پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۴۳۸۸۸/۴۳۷۲۲

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان 837: گھر 212175